بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے مالک للعہ

اے بجہاں منتظر خوش باش کا مد دلستان

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

دجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

جلد ۶

۵ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

نمبر ۴

سیکوئم بالوگرائی جہاد قادیان بینی

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی عرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آئیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم

ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست

بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام

دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن

جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست

زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود

آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال

وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست

ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد

ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است

منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست

منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین

آنچہ در قرآں بیابی بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

ہر کہ انکار کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب

نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات صلوٰۃ مرتبہ اکمل آف گولیکی

روز	ذی الحجہ	جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۲	۲۷	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۴۵	۵-۵۰	۷-۴
دوشنبہ	۱۳	۲۸	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۴۵	۵-۵۰	[illegible]
سہ شنبہ	۱۴	۲۹	۶-۲	۱۲-۳۵	۳-۴۶	۵-۵۱	۷-۵
چہارشنبہ	۱۵	۳۰	۶-۲	۱۲-۳۶	۳-۴۶	۵-۵۱	۷-۵
جمعرات	۱۶	۳۱	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۴۶	۵-۵۲	۷-۶
جمعہ	۱۷	یکم فروری	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۴۶	۵-۵۲	۷-۶
ہفتہ	۱۸	۲	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۴۷	۵-۵۲	۷-۷
یکشنبہ	۱۹	۳	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۴۷	۵-۵۲	۷-۷
دوشنبہ	۲۰	۴	۶-۰	۱۲-۳۷	۳-۴۷	۵-۵۳	۷-۷
سہ شنبہ	۲۱	۵	۵-۵۹	۱۲-۳۷	۳-۴۸	۵-۵۳	۷-۸

نوٹ

فجر کا وقت طلوع آفتاب سے ۱ گھنٹہ ۲۲ منٹ پہلے شروع ہو جاتا ہے اور کمی بیشی غروب و طلوع کے اپنی اپنی گھڑی کے موافق تجربۃً دریافت کر لینی چاہیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۳ بار۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۶ | بدر۔ مورخہ ۹۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۴

شعر و سخن

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا حق کی قسم

کون کہتا ہے فلک پر جا چڑھا
ہے سراسر یہ خطا حق کی قسم

مرگیا مرتے ہیں جیسے سب بشر
وہ نصاریٰ کا خدا حق کی قسم

وادیٔ کشمیر میں سوتا ہے وہ
جاگے گا روز جزا حق کی قسم

یہ جگہ ہے ربوۂ ذات القرار
یاں پنہ میں آگیا حق کی قسم

خطۂ کشمیر جنت کی نظیر
اسکا مرقد ہے بنا حق کی قسم

آخرش اسکو چڑھایا دار پر
ظالموں نے برملا حق کی قسم

موت سے حق نے بچایا پر لٹے
ہوگیا بیہوش سا حق کی قسم

مرہم عیسیٰ لگانے سے اُسے
ہوگئی حاصل شفا حق کی قسم

جانب کشمیر ہجرت کرگیا
واں مرا اور واں گڑا حق کی قسم

بھیڑیں اسرائیل کے گھر کی جو تھیں
ڈھونڈنے کو واں گیا حق کی قسم

اسکے آنیکا جو رکھتے ہو گمان
ہے یہ مالیخولیا حق کی قسم

اس جہاں سے کوچ جو ہے کرگیا
وہ نہ پھر واپس پھرا حق کی قسم

تاقیامت یہ نہ ہو پوری مراد
وہم میں ہو مبتلا حق کی قسم

جسکے آنے کا تھا وعدہ آگیا
کھولو اب آنکھیں ذرا حق کی قسم

رہ رہی جسکے آنکھ سب کی تھی لگی
ہے یہی مرد خدا حق کی قسم

جسکے وعدے پر تمہاری تھی نظر
کردیا اس نے وفا حق کی قسم

قادیاں میں جلوہ فرما ہوگیا
وہ حبیب کبریا حق کی قسم

چاند سورج دو دفعہ گہنا گئے
اسکا جب پر تو پڑا حق کی قسم

ہے گواہ امریکہ بھی اس بات کا
نیر شاہد ایشیا حق کی قسم

سحر گر اب بھی نہ دیکھیں دیکھنے
آنکھوں پر پردہ پڑا حق کی قسم

(محمد حسین خان سحر)

بلبل کی آرزو

ہے آرزو یہ اپنی دنیا میں اب جہاں ہیں
ہو آشیاں اپنا ایسے کے گلستاں میں

کانوں تلک نہ پہونچے زاغ و زغن غوغا
یہ خوب ہے حفاظت ہے میرے باغباں میں

شہ باز خوش ہما ہیں سب پاسبان چمن کے
کیا خوف کیا خطر ہو پھر ایسے بوستاں میں

ہے لد رہا گلوں سے بھرپور ہے پہلو سے
سرسبز باغ سارا اس موسم خزاں میں

ہیں ہم صفیر جتنے گاتے ہیں چہچہاتے
تسبیح خواں پرندے اس باغ دلستاں میں

منت اے باغبان ..... صدقے تری چمن کے
رہنے دے پھر مولا اپنے ذرا جناں میں

ہے آرزو یہ میری میں تیرے کام آؤں
سنا دی کہانی ہر آہ ہر فغاں میں

تیرا چمن سنا تھا دار الاماں ہے بیشک
رنجیدہ دل بہت ہیں ہم دور آسماں میں

خدمت میں رکھ لے اپنی نغمہ سرائی سنکر
دکھ درد کے ہیں جھگڑے بس اپنی داستاں میں

چھینا ہے دل گلوں نے ہیں تیرے باغ میں جو
رہنے دے میں جہاں ہو دل اپنا اس جہاں میں

قاضی کی التجا ہے ہر دم یہی الٰہی
ہو درد درد تیرا تیری تڑپ ہو جان میں

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نام	ولدیت	مقام	
عبد الصمد	خاوا	راول پور	
مراد علی	کریم بخش	لاہانہ بہادی	
عزیز بخش	الہ بخش	لاہور	نڈگرو
عبد الرحمن	محمد حسن	لاہانہ	
عمرالدین	ہمن	کاٹھہ گڑھ	ہوشیارپور
چراغدین	احمد دین	لبنی	لاہور
میر باز	احمد خان	کہوکر	گجرات
میاں خان	شاب دین	بکول	گورداسپور
سید قمر احمد	حکیم ظفر احمد	لائل پور	حال سکنہ دہلی
الہ بخش	دریام خاہ	زیرہ	فیروزپورہ
یوسف	پہنیاہ	ونڈ	"
نکو	مینہاں	زیرہ خورد	"
جنڈو	ہیماں	"	"
سلیمان	کالو	زیرہ	"
اسلام	"	"	"
حخذیں	"	"	"
علی محمد	ماہی	"	"
فیروز الہ	"	"	"
مہندی خان		خان فتح	گورداسپور
ہیسے	بہاناں	قادیان	"
اسمعیل	امام الدین	قادرآباد	"
قربان علی شاہ	برکت علی شاہ	نور کوٹ	"
حال الدین	الہ دتہ	دہرم کوٹ	
فضلدین	روڑا	"	"
عمرالدین	چوہر بخش	حال وارد سجاع آباد ضلع ملتان۔ کوٹلہ افغاناں	
غلام حسن	عزیز دین	تلونڈی	گورداسپور
احمد جمیل	مرزا افضل بیگ	قصور	لاہور
مرزا محمد جلال الدین	مرزا غلام حیدر بیگ		"
محمد فاضل	ڈاکٹر مرزا عبد العزیز	قصور	"
عبد الکریم	احمد علی	مرزا چک حال وارد لاہور	گورداسپور
کاکا	پیر بخش	سنگووال	کپورتھلہ
روڑا	عبدا	نتیجہ	گورداسپورہ
عبد العزیز	رحم بخش	"	"

عزیز الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۹ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء - انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

ترجمہ - بیشک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم مین سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہین پاک کرے اور مطہر بنائے -

اس وحی کے بعد مین کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہون -

فتح - فتح

گویا اس کا نام فتح ہے -

ایک پرانا الہام کوئی تیس ۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے - اور آج پھر سنایا - غالباً کہین اخبار مین چھپا یا نہین گیا - اسواسطے آج لکھا جاتا ہے

فارتدا علی آثارھما و وھب لہ الجنۃ

اتنے مین طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی ٭

یہودا اسکریوطی

۲۳ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء - انی انا الرحمان ادفع عنک سوء القدر فلا

ترجمہ - تحقیق مین رحمان ہون - تجھ سے بری قضاء و قدر کو پھیر دونگا یعنی بعض بلائین جو مقدر مین وہ ظہور مین نہ آئینگی -

عید مبارک

ناظرین اخبار کو عید مبارک ہو - یہ اخبار پنجاب کے اکثر شہرون مین بلکہ ہندوستان مین علی گڈھ تک عید کے دن پہنچ جاتا ہے - اس واسطے **مدرسہ کے عید فنڈ** کیواسطے عین وقت پر یاد دہانی کرائی جاتی ہے - اگرچہ عید فنڈ اور مدرسہ کی دیگر ضروریات کے اہم ہونے کی نسبت اور ان کیواسطے کافی چندہ فراہم کرنے کے لئے معزز رسالہ میگزین اور اخبار الحکم کی گذشتہ تحریکات کے مطابق امید ہے - کہ احباب نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہوگی تاہم یاد دہانی کے واسطے پھر لکھا جاتا ہے - قربانی کی کھالون کا روپیہ مدرسہ کے مساکین کے واسطے ارسال فرماوین اور تمام ذی مقدرت احباب عید فنڈ پر مدرسہ کے واسطے معقول رقوم عطا فرماوین اور غریب لوگ بھی حسب استطاعت کچھ دے کر ثواب مین شامل ہو سکتے ہین یہ وقت دین کی امداد کے اور ایسے اوقات ہمیشہ ہاتھ نہین آتے - سچ پوچھو - تو خالص دینی اغراض کے واسطے اگر دنیا بھر مین کوئی مدرسہ ہے - تو صرف یہی ایک مدرسہ ہے ورنہ دوسرے مدارس گو بظاہر دین کا نام رکھتے ہون پر اصل مطلب اس سے بڑھکر نہین - کہ قوم یورپ کی تقلید اختیار کر کے معمول ہو جاوے - غرض خالص رضائے الٰہی کے حصول کے جو ذرائع اس وقت دنیا مین ہین وہ اے **احمدی قوم** تجھے مبارک ہو کہ تیرے ہی حصے مین آئے ہین خدا کی راہ مین دل کھولکر خرچ کرو - کہ خدا تجھکو کبھی ضائع نہ کریگا - تمام روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین نوٹ لکھنا چاہئے کہ عید فنڈ ہے یا مساکین فنڈ کے واسطے والسلام

یورپ و امریکہ کو آپ تبلیغ حق کر سکتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ میگزین نے سلسلہ حقہ کے حالات پر میگزین ؟ دو لطیف مضامین لیکر اور ان کیساتھ تصویر قبر مسیح اور تصویر مسیح موعود شامل کر کے یورپ امریکہ بھیجنے کیواسطے ان کو بصورت کتاب طیار کیا ہے جو بس دب جائین ...... مرفی کتاب ایران ممالک مین بہت سے لوگون کیواسطے تبلیغ کا ثواب حاصل کر سکتے ہین - ایک روپیہ مین اٹھ رسالے جا سکینگے - روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہئے - رسالے صرف دفتر میگزین سے جا سکینگے - جہان کہ مناسب ایڈریس جمع کرنیکا سامان کیا گیا ہے ٭

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس لکھا ہے کہ مرزا صاحب مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کر لیں۔ اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوے مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کر چکے ہیں جہاں تک ضروری اور مناسب تھا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا۔ لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکے ہیں۔ کہ پھر نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مولوی عبد اللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طرز پر درخواست کریں۔ اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں۔ تو اُس وقت اُن کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے۔ وجہ یہ کہ جبکہ خدا تعالیٰ کی عادت میں یہ داخل ہے۔ کہ وہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ دنیا کے بگڑنے کے وقت اور غلبہ معصیت اور شرک اور بدعات کے زمانہ میں کسی شخص کو اپنی طرف سے ہدایت دے کر اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کر کے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ تو اب اس زمانہ میں باوجود اشد ضرورت کے جو محسوس ہو رہی ہے۔ کیوں خدا تعالیٰ نے اس عادت کو بدل دیا۔ غرض یہ بار ثبوت اُس شخص کی گردن پر ہے۔ جو قدیم سنت الٰہیہ کا منکر ہے۔ حضرت مرزا صاحب پر یہ بار ثبوت نہیں ہے۔ ہاں ان کے یہ ذمہ تھا۔ کہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ وہ بھی ثبوت دیں سو انہوں نے بہت سے نبیوں سے بڑھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیدیا ہے۔ جو اُن کی کتابوں کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ ہاں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک مشترک ثبوت گذشتہ نبیوں کی نبوت کا پیش کریں۔ جس کی وجہ سے کسی دوسرے نبی پر اعتراض نہ ہو۔ کہ اُس نے یہ ثبوت نہیں دیا۔ تب حضرت مرزا صاحب پر واجب ہو گا۔ کہ اس مشترک ثبوت کے ذریعہ سے اپنا دعوے بھی پیش کریں۔ اور ہر ایک اعتراضات قطعیۃ الدلالت سے پیش کریں۔ اکثر نادان ایسے ہیں۔ کہ وہ ثبوت مانگنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے۔ کہ بار ثبوت کس کی گردن پر ہے اور جس امر کا ثابت کرنا اپنے ذمہ ہے وہ دوسرے سے مانگتے ہیں۔ اور طریق مناظرہ سے بھی بے خبر ہیں۔ انہیں میں سے مولوی عبد اللہ صاحب ہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ کسی نبی کی نبوت ثابت ہونے کے لئے سنت اللہ کیا ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب دس بیس نبیوں کا ذکر کر کے اور اُن کی نبوت کا ثبوت دے کر اس سنت کو قرآن شریف سے پیش کریں۔ اور پھر جواب لیں جب تک وہ ایسا نہ کریں۔ وہ قابل خطاب نہیں سمجھے [illegible]

استصواب

ذیل میں ایک معزز مکرم مخدوم کا خط درج کر کے اُس پر دوسرے ناظرین کی رائے کا طلبگار ہوں ایڈیٹر

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند ایک دوست امرتسر۔ لاہور۔ اور ضلع گورداسپور سے اس وقت آئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے اخبارات مجریہ از قادیان کی پالیسی پر بحث کرتے ہیں وہ بعض مضامین کو سلسلہ کے اخبارات کے مناسب حال نہیں سمجھتے۔ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ میں اس ساری قیل و قال کو درج کر دوں۔ میں صرف ذیل کے امور بطور مشورہ عرض کرتا ہوں اور آپ کے معزز اخبار کے ناظرین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ یہ خلاصہ اُن احباب کی رائے کا ہے جو میرے یہاں اس وقت بیٹھے ہیں۔

(۱)۔ اخبار کو جہاں تک ممکن ہو۔ سلسلہ کے متعلق رکھا جاوے اور دنیا جہان کے مذاق کو خوش رکھنے کا خیال نہ کیا جاوے۔ مثلاً طبی کالم کے لئے بدر کے صفحہ وقف کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ہاں کوئی خاص نسخہ [illegible] جو الہامی رنگ میں حضرت اقدس فرماویں۔ یا کوئی خاص تجربہ حضرت اقدس کا ہو تو اُس کے اندراج کا حرج نہیں۔ (۲) حضرت کی ڈائری مفصل ہو (۳) روزانہ درس حضرت مولوی صاحب کا مرتب کا دیا جاوے (۴) اگر نمبر ۲ یا ۳ سے کوئی جگہ بچے تو اور سلسلہ کے متعلقہ امور کے مضامین درج ہوں (۵) اشتہارات مناسب مثل سابق درج اخبار ہوں۔ لیکن ان کے اندراج سے مضامین کے صفحات میں فرق نہ آوے۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

اخبار تحفہ

عیسائیوں کی حساب دانی کا نمونہ

سرحد دان

کے ایڈیٹر صاحب نہایت غصہ سے بپھرے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اخبار بدر کے ایڈیٹر نے اپنے اشتہار میں سفید جھوٹ بولا ہے۔ کہ قادیان سے ہفتہ وار نکلنے والا اخبار صرف ایک ہی ہے۔ یعنی بدر حالانکہ اسی جگہ سے اور اخبار بھی ہفتہ وار نکلتے ہیں اور مثال میں معزز ہمعصر الحکم کا حوالہ دیتے ہیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے۔ آج تک کبھی کسی نے ایسے اخبار کو جو مہینہ کی چند مقررہ تاریخوں پر نکلتا ہو اور اس کی اشاعت کیواسطے ہفتہ کا کوئی خاص دن مقرر نہ ہو۔ ہفتہ وار نہیں کہا۔ جو اخبار ہفتہ میں ایک مقررہ دن نکلے۔ اس کے سال میں ۵۲ پرچے نکل سکتے ہیں۔ اور جو ہر ماہ میں چار بار نکلے اس کے سال میں ۴۸ پرچے ہو سکتے ہیں۔ معزز الحکم ہمیشہ ہر ماہ میں چار بار نکلتا ہے اور پہلی تاریخ ہمیشہ اس کا مقرر ہے اور یہ فرق بین ہے لیکن جہاں ایک برابر تین کے اور تین برابر ایک کے مانا جاتا ہو۔ وہاں یہ فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اس واسطے ہم ایڈیٹر صاحب تحفہ کو معذور سمجھتے ہیں۔ تاہم ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ تثلیثی حساب دانی کے اصول کو گرجا کی چار دیواری کے اندر رہنے تک محدود رکھا کریں۔ ورنہ ان کو دنیاوی کاروبار میں بہت مشکلات پڑینگے ؛

درس قرآن شریف

(سورۂ کفرون ۔ سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء)

(منقول از قلمی نسخہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب)

(اس مین سے جو عبارت مثلاً نحوی مسائل کے متعلق عام فہم نہ تھی ۔ وہ چھوڑ دی گئی ہے)

اختار سبحانہ تعالیٰ ھنا ۔ الکفرون ۔ بدل قولہ الّذین کفروا وعامۃ سنۃ اللہ فی القرآن الکریم والکتاب الحکیم ۔ الّذین کفروا فما قال یاایھا الّذین کفروا ۔ لان کلمۃ کفروا تدل بصیغتھا الماضی علی الانقطاع والمضی فاومی ایماءً بل صرح تصریحاً بان المخاطبین من الکفر وصف لازم لھم اعاذنا اللہ تعالیٰ ۔

لآ اعبد ۔ نفی بحرف لا ۔ للحال و الاستقبال ۔

مآ تعبدون ۔ ما اسمٌ مبہمٌ ۔ جاء لابہام معبوداتہم علی اختلافہم لان المشرک لکل یوم معبود ۔ بسبب ھوائہ وشبہہ انہ کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً ۔

تکریر الفعل بلفظ الحال والاستقبال عند الاخبار عن ذاتہ الطیبۃ المبارکۃ ایماء الی عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم من الزیغ والانحراف والاستبدال فمعبودہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد فی الماضی وکذا الحال والاستقبال بخلاف المشرکین ۔

لکم دینکم ۔ ثمرۃ ما تعبدون و نتیجۃ لا انتم عابدون ما اعبد ۔ الرجس القبیح الشرک ۔ فقدم قسمتہم ۔ ای ھذا ما حصل لکم من عبادتکم و عدم توحیدکم قال اللہ تعالیٰ ۔ فاما الذین فی قلوبہم مرض فزادتہم رجساً الی رجسہم وماتوا و ھم کافرون ۔

عام سنت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ اپنی کتاب حکیم قرآن کریم مین جہان کہین کفار کا ذکر کرتا ہے ۔ تو الّذین کفروا کرکے فرماتا ہے ۔ لیکن اس کی بجائے اس سورۂ شریف مین الّذین کفروا نہین فرمایا ۔ بلکہ یون فرمایا کہ یاایّھا الکفرون ۔ اے کافرو ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کفروا صیغۂ ماضی مین ہے اور انقطاع پر دلالت کرتا ہے ۔ پس اللہ تعالےٰ نے یاایّھا الکفرون ۔ اے کافرو! فرماکر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔ بلکہ صاف تصریح کردی ہے کہ یہ مخاطب ایسے کافر ہین ۔ کہ صفت کفر ان کے لازم حال ہوگئی ہے ۔ ایسی حالت سے خداتعالےٰ اپنی پناہ مین رکھے ۔

لا اعبد ۔ مین تمہارے بتون کی نہ اب پوجا کرتا ہون اور نہ آئندہ کرون گا اس جگہ بتون کی عبادت کی نفی حرف لا کے ساتھ کیگئی ہے کیونکہ حرف لا کی نفی حال اور استقبال ہردو پر مشتمل ہے نہ اب اور نہ آئندہ ۔

مانعبدون ۔ جو کچھ تم عبادت کرتے ہو ۔ ما ۔ اسم مبہم ہے اور مشرکون کے معبودون کے ابہام کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ کیونکہ مشرک اپنی خواہش بے جا کے سبب خود اپنے اندر ایک شک وشبہ مین پڑا ہوا ہے ۔ اور ہر روز نیا بت اپنے لئے تراشتا ہے ۔ اور اس کا عقیدہ مکڑی کے جالے کی طرح بودہ اور کمزور ہے ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیب اور مبارک کے متعلق غیر اللہ کی عبادت سے بیزاری اس جگہ حال اور استقبال مین دوبار کرکے جو بیان کی گئی ہے ۔ اس مین اشارہ ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے معصوم ہین ۔ کہ ان کی حالت مین کجی اور انحراف اور بدی کی طرف تبدیلی واقع ہو ۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معبود زمانہ گذشتہ مین بھی ایک خدا ہی تھا ۔ اور اب بھی وہی ہے ۔ اور آیندہ بھی وہی ایک ہوگا ۔ برخلاف مشرکین کے یہ حالت ہے ۔

لکم دینکم ۔ تمہارے لئے پھل اور نتیجہ ہے ۔ اس کا جو کچھ کہ تم عبادت کرتے ہو ۔ شرک ایک قبیح رجس ہے ۔ پس پہلے کفار کے حصے کا ذکر کیا گیا ۔ کہ کفار کو غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ مل رہے گا ۔ توحید سے انحراف اور بتون کی پرستش کا انجام تم پر ظاہر ہوگا ۔ اور جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ۔ وہ لوگ جن کے دلون مین بیماری ہے ۔ اُن کے رجس پر اور رجس بڑھتا ہے ۔ اور وہ حالت کفر مین ہی مر جاتے ہین ۔

ولی دین - طابق اول السورۃ اخرھا فقال صلے اللہ لا اعبد ماتعبدون نحصل دین التوحید والاخلاص و طریق الصواب صراط الذین انعم اللہ علیھم وایضاً لکم حسابکم ولی حسابی فانصر واعز وافتح بلادکم مع بلادٍ اُخری - والناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - وستنفقون اموالکم ثم تغلبون فالدینان لا یتشارکان اصولاً وفروعاً ونتیجۃً -

فالسورۃ براۃً تامۃ

اور میرے لئے میرا دین - اس سورۂ شریف کا اوّل اُس کے آخر سے مطابق ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مین واحد خدا کی پرستش کرتا ہون - اور تمہارے معبودون کی پرستش نہ کی ہے - نہ کرتا ہون اور نہ کرون گا - اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ توحید اور اخلاص کا دین مجھے حاصل ہوا اور صواب کا طریقہ مجھے ہی ملا - اور ان لوگون کا راستہ ملا - جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوا - مجھے ہی عطا ہوا - اور ایسا ہی تمہین تمہارا حساب بُھگتنا پڑے گا - اور مجھے اپنا - پس میری نصرت کی جائے گی - اور میری عزت کی جائے گی اور مین تمہارے شہرون کو فتح کرون گا اور اُس کے ساتھ دوسرے شہرون کو بھی فتح کرونگا اور لوگ اللہ تعالےٰ کے دین مین فوج در فوج داخل ہون گے - اور تم میری مخالفت مین اپنے مال بھی خرچ کرو گے اور پھر بھی مغلوب رہو گے - پس یہ دونون دین لمحاظ اصول اور فروع اور نتیجہ کے یکسان نہین رہینگے -

پس اس سورۂ شریف مین کفر سے پوری بے زاری ظاہر کی گئی ہے۔

تشریح معانی الفاظ

قل - کہدے - بول - یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کی طفیل تمام مسلمانون کو ہے - کہ ایسے کفار کو جو کفر پر ایسے پکے ہین کہ نہ پہلے کبھی انہون نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور نہ آیندہ اُن سے ایسی اُمید ہو سکتی ہے - ان کو کہدو - کہ تم جو اپنے کفر پر ایسے پکے ہو - اور مسلمانون کو برا سمجھتے ہو - اسی سے حق اور باطل مین تمیز ہوجائے گی - کہ تم اپنے دین پر پکے ہو اور ہم اپنے دین پر پکے ہین نتیجہ خود ظاہر کردیگا - کہ کون سچا اور من جانب اللہ ہے اور کون جھوٹا اور شیطانی راہ پر ہے -

چونکہ اس سورۂ شریف مین کفار کو مخاطب کیا گیا ہے اور اُن کے مذہب کے بطلان کے واسطے ایک زبردست دلیل پیش کی گئی ہے اس واسطے یہ کلام بطور ایک چیلنج کے خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو القا کیا اور اسی واسطے اس کے شروع مین لفظ قل آیا ہے - تفاسیر مین قُل پر بہت بحث کی گئی ہے - خلاصہ اس تمام تحریر کا یہ ہے - کہ یہ سورۃ صریح الفاظ مین کفار کے ساتھ بے زاری کا اظہار کرتی ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ سمجھ جاوین - بہت نرمی کا سلوک کرتے تھے - اور اُن کی سخت سے سخت ایذا رسانی پر صبر کرتے تھے اور کسی کے ساتھ ذرا سی سخت کلامی بھی لپسند نہ کرتے تھے - اس واسطے یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا - جس کا پہچانا آپ پر فرض ہوا - اور اس طرح آپ نے صاف الفاظ مین صراحت کے ساتھ اُن پر ظاہر کردیا - کہ ایسے کفار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے -

یاایھا الکٰفرون - سُنو - اے مُنکرو - اس مین تین حُروف ایک جگہ جمع کئے گئے ہین - یا (حرف ندا) - ایُّ (تخصیص کے لئے ہی) اور ھا (تنبیہ کا حرف ہے خبردار کرنے کے لئے) جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نہایت تاکید کے ساتھ اچھی طرح منکرون کے کان کھول کھول کر اُن کو یہ پیشگوئی سنائی گئی تھی - کہ تم کو تمہارے اس طریقہ کا بدلہ ملنے والا ہے - اور تم دیکھ لوگے - کہ خدا تعالےٰ توحید کے پرستارون کو تمہارے مقابلہ مین کس طرح کامیابی عطا کرے گا - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ یا - ندار النفس ہے اور ایُّ - ندار القلب ہے اور ھا - ندار الروح ہے - گویا نفس رُوح اور قلب ہر سہ کو مخاطب کیا گیا ہے - بعض نے لکھا ہے - کہ یا حرف ندا غائب کے واسطے ہے اور ای حرف ندار حاضر کے واسطے اور ھا تنبیہ کے واسطے - کیا حاضر کیا غائب سب کو نہایت تاکید کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے - انبیاء کی دعوت ہمیشہ اسی طرح نہایت تاکید کے ساتھ بار بار لوگون کو بلا کر اور مخاطب کر کے پہنچائی جاتی ہے - چنانچہ اس کی نظیر خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے پیدا کردی ہے - خدا کا مسیح کس قوت اور زور کے ساتھ دنیا کی تمام قومون کے درمیان توحید کا وعظ کر رہا ہے نہ ایک دفعہ کہکر وہ خاموش ہوجاتا ہے بلکہ بار بار ہر ایک ذریعہ سے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچاتا ہے نہ صرف ایک زبان مین بلکہ اُردو - عربی - فارسی - انگریزی - پشتو - وغیرہ زبانون مین اس کی تبلیغ کا آوازہ دنیا کے چارکونون تک پہنچ رہا ہے رسالون مین اخبارون مین - اشتہارون مین - زبانی تقریرون مین - قلمی تحریرون مین غرض کوئی ذریعہ تبلیغ حق کا اُٹھا نہین رکھا گیا - اور آج دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جہان کے لوگ اس مسیح کے نام سے اور اس کے دعوے سے ناواقف ہون - خدا کے برگزیدون کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے - کہ وہ کھول کھول کر اور پہاڑ پہاڑ کر خدا کا حکم دنیا جہان کو پہنچا دیتے ہین اور اس حکم کے پہنچانے مین کوئی نہ وہ کسی دشمن کی دشمنی کی پرواہ کرتے - اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی ڈرتے ہین - نادان ان کے مقابلہ مین اُٹھتے اور جوش دکھلاتے ہین - پھر تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور پھر ناامید ہوکر ناکام مرجاتے ہین پر وہ خدا کے بندے ہر روز اپنا قدم آگے بڑھاتے ہین اور خدا کی تائید سے کامیاب ہوکر رہتے ہین۔

خطبہ کسوف

نوشتہ محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑہی گئی۔ یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑہنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑہنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا یہ بھی ہمارے بعض حنفی بہائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دارالامان میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع ہوگئی اور ½ ۱۰ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت کر پڑہائی۔ پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑہکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹہا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑہی اور پہر رکوع کیا۔

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑہکر رکوع کیا پہر رکوع سے سر اٹہا کر انا فتحنا پڑہی اور پہر رکوع کیا۔ غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ رکوع بھی کر سکتے ہیں۔ یہ نماز ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تہی۔ نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑہا جو نہایت ہی لطیف تہا۔ آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی پہلے اپنی حالت کو دیکہو کہ دل سے بات اٹہتی ہے تو ہاتہ اسپر عمل کرتے ہیں جس سے روح و جسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ غمی و خوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرہ پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کسی سے محبت ہو تو حرکات سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سہل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا) دیکہو بات جسمانی تہی نتیجہ روحانی نکالا۔ اسیطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیطرف خیال کرو کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکہائی اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنے جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پہر جب مومن فارغ ہو جائے تو پڑہے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تہا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسیطرح کا روحانی چین پاتا ہے۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکہا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دہونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکہلائی۔ اللھم اجعلنی من التوابین والمتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجہے باطنی طہارت بھی عطا کر پہر قبلہ کیطرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں۔ یہی تعلیم رکوع و سجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسمانی اعضاء سے ظاہر کیجا رہی ہے۔ زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان و مال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے اور حج کے افعال کو سمجہنے کیلئے اس مثال کو پیش نظر رکہئے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکہا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اٹہ دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اسکو نہ جاننے کے لیے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قوی قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلکن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے۔ انبیاء علیہم چونکہ روحانیات کیطرف توجہ رکہتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً فرمایا۔ اور آپ سراج منیر کیوں نہ ہوتے جبکہ آپنے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنے کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے۔ تو اس نظارہ سے آپکا دل پہڑک اٹہا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک پیش آ جائے اس لئے آپنے اسوقت تک صدقہ و دعا استغفار۔ نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہونچنی شروع نہ ہوگئی۔ اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکہتا ہے جیسے باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں۔ اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرا جاتا ہے کہ کہیں ایسے اسباب پیش آ جائیں جس سے ہمارا نور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے۔ اس لئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کے انکشاف کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں یعنی صدقہ خیرات کرتا ہے۔ استغفار پڑہتا ہے اور نماز میں کہڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت و دورے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سے سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسیطرح دعا و استغفار سے مومن کے فیضان پہونچنے میں جو روکیں پیش آ جاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشہ پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکہ سے اپنی آنکہوں کو نقصان پہنچانے سے بیخبر تماشہ کے طور پر اس نظارہ کو دیکہنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ تم سراج منیر کے بیٹے ہو پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپنے ان آیات پر وعظ شروع کیا تہا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تہیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو سبحٰنہ کی تفسیر میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کرکے کہ بادشاہ کے پاس سوائے وسیلہ کے نہیں جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ تک

لفظ قادیان احادیث نبوی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مضمون ذیل خاکسار نے حدیث کدہ پر لکھا تھا اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس صاحب کی خدمت میں باغ میں عرض کیا گیا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس پرچہ کو اخبار میں شائع کرایا جائے اس لئے پرچہ ہذا خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون کریں۔ والسلام۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہرالاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی معہود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:۔ در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصے البلاد علے عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیہا عدد اصحابہ باسماءھم وبلادھم وخلالھم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اُس گاؤں میں سے خارج ہوگا یعنے ظاہر ہوگا جسکو کدہ کہا جاویگا اور اس کی اللہ تعالیٰ تصدیق کریگا اور اُس کے پاس دور دور ملکوں سے اہل بدر کی گنتی پر جو تین سو تیرہ مرد ہونگے جمع کریگا اور اُس کے پاس ایک صحیفہ مہری ہوگا جسمیں اُسکے اصحاب کے نام اور ان کے شہروں اور کوچوں کے نام درج ہونگے اس حدیث کی سند اصل کتاب میں دیکھنی چاہئے۔ اور اس حدیث میں نام قریہ جسمیں خروج مہدی کا بتلایا گیا بہ الفاظ یقال لہا کدہ۔ ان الفاظ میں محل غور چار نظریں ہیں۔ اول لفظ یقال میں دوم لفظ کدہ میں سیوم یہ کدہ کی ہاء نفس کلمہ کی ہے یا وقف کی۔ چہارم یہ کہ یہ لفظ قادیان پر صادق آتا ہے یا نہیں۔ ان چار نظروں کو چار بحثوں میں تحریر کرتا ہوں۔

بحث اول۔ یقال میں یہ لفظ مضارع مجہول باب قال یقول کا ہے جیسے قِیل ماضی مجہول اسی باب کی ہے اور عبدالنبی حاشیہ تہذیب منطق میں لکھا ہے کہ لفظ قِیل اگر دوسرے قِیل کے مقابل آوے تو وہاں بیان اختلاف اقوال کا ہوتا ہے اور اگر لفظ اکیلا قِیل آوے تو وہ کلمہ تمریض کا ہے جو ضعف قول پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے لفظ قیل کلمۃ تمریض تدل علے ضعف القول لو ورد المنقص حب قیل صیغہ ماضی مجہول کلمہ تمریض ثابت ہوا تو یقال صیغہ مضارع مجہول کلمہ تمریض کا بوجہ اولیٰ ثابت ہو گیا یعنے اس قریہ کدہ بولنے والے عامی لوگ ہونگے جنکی بولی صحیح نہیں ہوتی۔ اور اون کے اقوال میں حروف تہجی کا پورا لحاظ نہیں ہوتا وہ قاف کو کاف بول دیتے ہیں اور عین کو ہمزہ اور ح کو ھ اسی واسطے نبی کریم صلعم نے لفظ یقال سے تعبیر فرمائی جو قائلین اوسکے عامی لوگ ہونگے نہ خاص لوگ۔ جو اہل علم ہیں جو قاف کو کاف سے الگ نکلتے پڑھتے ہیں جیسے کہ۔ کرمان۔ لکاف باریک وخورد وقند بار وقادیان کہ بقاف پر نکلان

بحث دوم۔ کدہ میں یہ لفظ جو حدیث شریف مذکورہ میں وارد ہے اسپر حرکات وسکنات نہیں لگائے گئے اسکو کئی طرح سے پڑھا جانا ہو سکتا ہے۔ کَدَہ۔ کَدِہ۔ کَدُہ۔ کَدْہ۔ کِدَہ۔ کِدَہ۔ کَدَہ۔ کُدْہ۔ کِدْہ۔ کُدَہ۔ کُدِہ۔ کَدِہ۔ کَدِہ۔ کُدُہ۔ وغیر ذلک ان الفاظ میں سے نمبر ۱۲ کَدِہ بھی ہے اور قرآن کریم واحادیث شریف کی جو رسم الخط عربی میں معروف ومصطلح ہے وہ اُن میں سے بہت حروف کو مدّ الف سے پڑھا جاتا ہے اور الف نہیں لکھا جاتا۔ جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کا میم وکان من الکٰفرین۔ واولٰئک ھم الکٰفرون حقا واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا کا کاف ولام۔ پس اس رسم الخط کے لحاظ سے کٰدِہ لفظ بھی صحیح ہے بلکہ اس حدیث مذکورہ میں یہی لفظ اصح الصحیح ہے کیونکہ قرائن موجودہ اسی کی تصدیق کرتے ہیں۔ بعض وقت نقل کو واقع سے صحیح کیا جاتا ہے اور بعض وقت واقع کو نقل سے جیسے پیشگوئی توریت میں جائے ظہور خاتم النبیین کا موضع تیمہ لکھا تھا اور واقعہ میں جائے ظہور آپ کا مدینہ طیبہ ہوا۔ جس سے اس نقل کو واقع سے صحیح کیا گیا کہ وہ تیمہ در اصل طیبہ تھا ایسا ہی اس جگہ میں بھی ہے۔ اور قاعدہ عرب کا یہ ہے کہ جب کسی لفظ کو وصفیت سے نکال کر اسمیت کیطرف لیجاتے ہیں تو بعد اسکے ہائے وقف بڑھا دیا کرتے ہیں جیسے شافیہ کافیہ جو دو کتابیں علم صرف ونحو میں مشہور ہیں در اصل شافی وکافی تھے یعنی شفا دہندہ وکفایت کنندہ پھر وصفیت سے نکلکر اسمیت کیطرف آگئے اور دو کتابوں کے نام ہو گئے۔ اُن کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیگئی۔ دیکھو بہار گلزار صفحہ ۵۰۔

بحث سوم۔ لفظ کٰدِہ کی ہا وقف کی ہے نہ نفس کلمہ کی اور ہا وقف کا اخیر کلموں میں لانا بہت معروف ومشہور ہے۔ ہاں کسی جگہ میں ہا وقف کا ملانا واجب ہے کہیں جائز۔ جواز کی صورت اس حالت میں بھی ہے جبکہ لام کلمہ حذف کیا گیا ہو جیسے لم یخشہ لم یرمہ لم یغزہ ان تینوں کلموں میں لام کلمہ محذوف ہے یعنی پہلے میں الف دوسرے میں ی تیسرے میں واؤ دیکھو شافیہ کے صفحہ ۵۷ میں اور کٰدِہ کو عامی لوگ کادی بولتے ہیں جیسا کہ عام دیہات گرد نواح قادیان کے عام لوگوں سے مسموع ہوا ہے۔ پس ی کادی کی کثرت سے حذف ہو گئی اور اکثر لفظوں میں حروف علت بوجہ کثرت استعمال بھی حذف ہو جایا کرتے ہیں اور حرکات حروف ماسبق کی ان محذوفات پر قرینہ ہوا کرتی ہیں جیسے فتحہ۔ جو حذف الف پر دلالت کرتی ہے اور کسرہ حذف ی پر اور ضمہ حذف واؤ پر۔ پس لفظ زیر بحث میں بھی دال کا کسرہ ہے جو حذف ی پر دلالت کرتا ہے۔ اور علم عروض میں لکھا ہے۔ بعض حروف ملفوظہ وغیر مکتوبہ ہوتے ہیں بعض غیر مکتوبہ ملفوظہ۔ بعض مکتوبہ ملفوظہ۔ اور حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ میں سے حروف اشباع بھی ہیں جیسے الف اشباع بعد فتحہ کے اور ی بعد کسرہ کے اور واؤ بعد ضمہ کے یعنی ان تین حرکتوں کے لمبا کرنے سے یہی تین حروف پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ حروف اشباع شعر میں اکثر جگہ اور نثر میں کم پیدا ہوتے ہیں۔ پس کٰدِہ جو لفظ حدیث شریف کا ہے اور اسمیں دال مکسورہ بعد کاف کے ہے جس کے ی کتابتاً محذوف ہے اس کسرہ دال کو اشباع کرنے سے ی پیدا ہو جاتی ہے جو قرینہ دوسرا اسی محذوفۃ الکتابت کا ہے پس لفظ کادی جسکی کتابت پورے حروف سے کادیہ ہوتی ہے جو عامیان گرد نواح کی بول چال ہے۔ جبکہ عامیوں کی اکثر بول چال صحیح حروف سے نہیں ہوا کرتی اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں لفظ یقال کا بیان فرمایا۔ جو کلمہ تمریض کا ہے

اور ضعف قول پر دلالت کرتا ہے الحمد للہ والمنۃ پیشینگوئی رسول کریم صلعم کی درباره جگہ ظہور مہدی علیہ السلام حق ثابت ہوئی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جگہ حضور مہدی علیہ السلام کی ملک عرب مین نہین ہوگی۔ کیونکہ وہ فصیح اللسان والبیان ہین۔ بلکہ کسی اور ملک مین ہوگی۔ جسکا نام کادی ہوگا سو وہ بھی قادیان شریف ہی جسمین ظہور مہدی امام برحق کا صدی چہاردہ مین ہوا۔ جس کو فصیح البیان قادیان بولتے ہین اور عامی لوگ کادیہ ۔

بحث چہارم۔ یہ لفظ کدیہ۔ قادیان پر بخوبی ثابت آتا ہی جیسا کہ بحث سوم بمفصل بیان کیا گیا۔ اب اصل حقیقت قادیان اور اس مین ظہور مہدی کی بیان کرتا ہون۔ اس قصبہ کے اول بانی مبانی عہدۂ قضا پر سلطنت اسلامیہ کیطرف سے ممتاز تھے۔ اور انہون نے اس قصبہ کا نام اسلام پور رکہا تہا۔ چونکہ اور دیہات بھی اس نام سے معروف ہین جو دوسرے دوآبون مین معمور ہین اس لئے ان سے فصل و تمیز کیلئے الفاظ قاضی ماجھی بڑھائے گئے کیونکہ اسلام پور جس دوآبہ مین آباد ہوا اسکو ماجھہ بھی بولتے ہین یعنی اسلام پور قاضی ماجھی۔ رفتہ رفتہ بباعث کثرت بول چال کے صرف لفظ قاضی پر اکتفا کیا گیا۔ اور الفاظ اسلام پور و ماجھی حذف کئے گئے چونکہ لفظ قاضی بضاد معجمہ تہا۔ اور قرا متاخرون نے صرف ضاد کو جو مشابہ ظ کے ہے اور جس سے تمیز کرنی عامہ کو مشکل ہے اور قراء متقدمین نے ان کی باہمی تمیز کرنے کا خاص حکم دیا ہوا تہا جیسا کہ کتاب شاطبی مین جو علم قراءت مین اول درجہ کی کتاب ہے لکہا ہے :- والضاد تخرج واستطالۃ - میزعن الظاء فانہا تجیء - اور ظاہر ہے کہ تمیز اسی چیز سے کیجاتی ہے کہ جس کے ساتھ شباہت اور التباس ہو اسلئے انہون نے ضاد کو مشابہ دواد پڑہنا شروع کیا اور کرایا۔ اسلئے قاضی کو بہ دواد پڑھتے تھے بسبب کثرت جہالت قادی سے مبدل ہوگیا بلکہ عامہ کی زبان پر کادی مشہور ہوگیا۔ کیونکہ عامہ کو نہ قاف کو کاف سے تمیز کرنیکی قدرت تھی نہ ضاد کو دال سے اور عامہ لوگ اکثر الفاظ کے آخر یا وقف ضرور ملا دیا کرتے ہین اسلئے کادیہ ہوگیا۔ اسی واسطے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے بہ لفظ بقال لہ کدیہ فرمایا فتامل ولا تکن من الغافلین

پس مین خداوند کریم کا سو سو بار شکر کرتا ہون کہ اس نے اپنے نبی صادق صلعم کی پیشینگوئی کو موضع قادیان ظہور مہدی کے لئے حق و ثابت فرمایا۔ چونکہ قاضی کی اولاد کو بھی قاضی کہا جاتا ہے اس لئے وہ قصبہ بسبب کثرت قاضیان کے قادیان ہوگیا۔ وللہ الحمد

اور ضاد قاضی کو دال سے بدلنے کی ایک یہ بھی حکمت ہے کہ قاد کے معنی اندھے کی لاٹھی پکڑنے والا ہے یعنی اسکو راہ بتلانے والا۔ چونکہ مہدی علیہ السلام بھی روحانی طور پر اندھوں کی رہبری کرنے والا یہان ہونا تھا اسلئے قادی ہوگیا۔ اور بسبب کثرت اتباع و اصحاب خود قادیان ہوگیا۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ظاہری الفاظ کے مباحث ہین۔ ورنہ امور غیبیہ کی پیشگوئی اکثر استعارات و مجازات کے رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ پس پیشگوئی موضع مہدی کی استعارہ اور مجاز سے ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کو مہدی کے ساتھ ایمان لانا ضروری تھا۔ اور ایمان بالغیب مقبول ہوا کرتا ہے اس لئے پیشگوئی میں صریح لفظ قادیان بیان نہیں فرمایا گیا۔

یہان اگر کوئی سوال کرے کہ ہمنے یہ تو مان لیا کہ مظہر مہدی کادیہ ہی ہوگا لیکن یہ کس طرح مانین کہ وہ موضع یہی قادیان ہے بجواب اس کے کہا جائیگا کہ جب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ اخبار مہدی بطور پیشگوئی کے ہین اور پیشگوئی کبھی ظاہری و حقیقی الفاظ مین ہوا کرتی ہے کبھی استعاری و مجازی الفاظ مین۔ کبھی ان الفاظ کے ضمن مین بطور حساب جمل۔ پس مہدی کے لفظ کو دیکھو کہ بحساب ابجد میم کے ۴۰ اور ہ کے ۵ دال کے ۴ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کس ملک مین ظاہر ہوگا تو حسب اشارہ رسول کریم صلعم جو بجانب شرق فرمایا تہا ملک ہند کو دیکھا تو ہ کے ۵ ن کے ۵۰ د کے ۴ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ ان کا ظہور اسی ملک ہند مین ہوگا۔ پھر ہم دیکھتے ہین کہ ہند کے کس خطہ مین تو خطہ پنجاب کو دیکھا تو بحساب ابجد کے ب کے ۲ پ کے ۲ ن کے ۵۰ ج کے ۳ دو الفون کے ۲ اور ب کے ۲ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ مظہر آپ کا ملک پنجاب مین ہوگا۔ پھر دیکھا گیا کہ کس قریہ یا شہر مین تو ایک شخص بنام غلام احمد صاحب قصبہ قادیان مین مدعی مہدویت پایا اور اس قصبہ کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تہا جو مخفف ہوکر صرف قاضی رہ گیا تہا جسکو عام لوگ کادی بولتے ہین جب اسکے پورے نام کیطرف غور کیا گیا تو اسکی ایک جزو کو ماجھی پایا۔ بحساب ابجد میم کے ۴۰ الف کا ۱ ھ کے ۵ ج کے ۳ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہی قریہ مظہر مہدی کا ہے۔

دوسری طرف سنہ کیطرف غور کیا گیا تو بحکم آیت کریمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثابت ہوگیا کہ خلفائے امت محمدیہ مثل خلفائے امت موسویہ کے ہونگے اور خلفائے موسویہ مین سے خلیفہ چہاردہم مسیح عیسے ابن مریم تہا جو صدی چودہوین مین ظاہر ہوا۔ پس چودہوان خلیفہ امت محمدیہ کا بھی بنام مسیح عیسے ابن مریم صدی چودھوین کے سر پر بھی ہوگا

پس اسی مدعی مسیحیت و مہدویت کو دیکھا گیا تو اسکی کتب پر غلام احمد **قادیانی** لکھا ہوا پایا۔ جب اس نام کو بحساب ابجد دیکھا گیا تو جملہ ۱۳۰۰ پائے گئے جس سے پایا گیا کہ یہی **شخص صدی چہاردہم کا مہدی و مسیح ہے اور وہ مدعی بھی اس امر کا ہے اور اپنے صدق کے لئے اکثر نشانات دیکھا تا رہا اور دکھا رہا ہے پس یہی مہدی و مسیح موعود ہے**

الحمد للہ

راقم

خاکسار محمد عبد اللہ ولد مولوی خدا یار صاحب مرحوم

ساکن بھینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور

۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

دوستو خبر پکڑو

دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ جس میں نہ موتیں اوتار نہ آتے رہے ہوں۔ ہندو دھرم عیسائی مت مذہب اسلام غرضیکہ تمام مذاہب موجودہ میں اوتار آتے رہے ہیں اور اس زمانہ کے اوتار آنا تو بڑے کھلے طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔

ہندو دھرم کی پوتر پستکوں میں نہ کل جگ میں کرشن بھگوان کا کلکی اوتار دھارن کرکے سنسار کا اودھار کرنا پایا جاتا ہے انجیل مقدس میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کا کھلا کھلا ذکر ہے قرآن شریف و حدیث پاک میں حضرت مہدی کے آنے کا اور عروج زمانہ کے ایسے ذکر ہیں اور علامات لکھی ہے جب ہم بالتعصب ان سب باتوں پر مذاہب کو سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس اوتار کا جو مختلف ناموں سے بیان ہوا ہے آمد کا وقت یہی زمانہ ہے۔ اب جو حق بین ہیں وہ بخوبی جان سکتے ہیں کہ یہ زمانہ اب کیسا آتا ہے۔ خدا پرستی مفقود۔ ادب اور آب نا ہر دنیا و ظلم مہر و محبت ہمدردی کا خاتمہ۔ ہر جگہ بندگی فقط دکھلاوا۔ نفسی نفسی کا دور۔ ہمہ اوست کا شور بہت ست تپ دھرم ایمان کا دور۔ غرضیکہ کیا عرض کروں راستی کی بیخ کنی ہے اور جو دغا کو عزت مل رہی ہے ان باتوں سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس سے نیک لوگوں نے خدا کی پناہ مانگی ہے۔ یہ وہی زمانہ ہے کہ جسکو کلجگ کلمگ اور پنج اور اعوج اور دردوتے اور دانشا پیشینہ کا زمانہ بتلایا گیا ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ وہی تو نفت ہے تو پھر ضروری تھا کہ اس زمانہ میں اوتار آتا جیسا کہ اوتار بھی آ گیا ہوا۔ کیونکہ جب اندھیرا ہوا تھا تو ضروری تھا کہ خدا کے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے اپنے پیارے بندوں کے ساتھ کیا تھا اندھیرے کے دور کرنے کے واسطے سورج نمودار ہوتا۔ سو خدا کے فضل سے ہمارے ہند کے واسطے وہ پرتر آتما کل اوتاروں اور نبیوں کا مثیل جس کا ظاہرہ مبارک نام غلام احمد ہے نازل ہوا وہ نازل کہاں ہوا

ہند کی پاک سرزمین پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کے مشرق بجانب دارالامن قادیان میں تاکہ اس پوتر آتما سے ہر ایک مذہب اور قوم مستفیض ہو۔ اس بزرگ کے اوتار ہونیکا یہ پورا ثبوت ہے کہ اس کے مقابل پر آج تک کسی نے اوتار کا دعویٰ نہیں کیا اور جس نے کیا ذلت پہ ذلت اٹھائی اور یہ بھی ثبوت اس کے اوتار ہونیکا کامل ہے کہ اگر یہ بزرگ جھوٹا دعویٰ کرتے تو ضروری تھا کہ خدا کا قہر ان پر پڑتا اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہتا کیونکہ خدا جھوٹے کو ہرگز اسقدر مہلت نہیں دیتا۔ اور پھر آسمان نے بھی جو ان کے اوتار ہونے کیواسطے دو گواہ پیش کئے ہیں وہ بھی بڑے معتبر ہیں یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگنا ایک ہی مہینے میں کیا آگے کبھی ایسا ہوا نہیں ہرگز نہیں زمین نے بھی اس بزرگ کی صداقت پر مہر کر دی۔ یعنے زلزل اور طاعون دو کامل گواہ کی جبر ناک شہادت نے ثابت کر دیا کہ یہ بزرگ وہی اوتار ہے جسکا وعدہ پہلے ہی سے تھا اس سے منحرف ہونا نشا بت کا ہے۔ اب غور کیجئے کہ اس بزرگ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے غور سے سنو۔ اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام عیش و عشرت پر لات ماری اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام لذیذ لذات دنیاوی کو ترک کر دیا اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے اسقدر گریہ زاری سے دعائیں کیں کہ آپکی سنو را ٹھو کی تمہاری خاطر سخت تکلیف اٹھائی۔ اے دوستو آپکی خاطر اس نے اپنی نورانی پیشانی کو حد درجہ تک عالی ورنہ گھسایا۔ اے دوستو دیکھلو آپکی خاطر اس بزرگ نے خدا کے آگے اسقدر کھڑے ہو کر منتیں کیں کہ اس کا جسم مبارک سوکھ گیا۔ پیارے دوستو آپکی خاطر اس نے بھوک اور پیاس کو مار دیا۔ فقط چند گھونٹ پانی اور جو کی روٹی پر شکر کیا۔ اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے نیند کو بھی ستم کر دیا۔ ایسی ایسے دکھ اور رنج اس بزرگ نے کیوں اٹھائے اپنا آپ کو خوش کرنے اور آپ لوگونکی بہتری کی خاطر۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ عوض اس بزرگ سے کیا سلوک کیا گیا اسکو کافر کا فریکارا گیا۔ اسکو دشمن جہنم کا بھنگی بتایا گیا۔ اس بزرگ پر مقدمات بنائے گئے۔ اس بزرگ کو لالچی حرصی بنایا گیا اور سودائی دیوانہ کا خطاب دیا گیا آہ آہ اس بزرگ کو مکار کہنے سے بھی عار نہ کی گئی حیف حیف اس بزرگ پر پتھر

اور نہیں چلائے گئیں۔ اف یہ بزرگ اپنے تن من اور دھن جن لوگوں کیلئے خدا کے راہ میں فدا ہو گیا انہوں نے انکی کچھ بھی قدر نہ کی لیکن کی بلکہ اسکو تحریر اور تقریر سے جھٹلایا اور ستایا اسپر تمسخر پر تمسخر کیا گیا میرے پیارے بزرگو محبو غمخوار و افسوس صد افسوس ایسا کوئی رنج نہ رہا جو اس بزرگ کو نہ پہونچایا گیا ہو کوئی عیب ایسا نہ ہوگا جو اس بزرگ کے ذمہ نہ لگایا گیا ہو۔ اے دوستو جیسے جیسے اس بزرگ کے آگے رکاوٹیں ڈالی گئیں ویسے ویسے اس نے ترقی پر ترقی کی جیسے جیسے اس روشنی کو بجھانے کی کوشش ہوئی ویسے ہی یہ روشنی دور دور پھیلی آہ آہ اندھوں نے اس روشنی سے حصہ لیا بہرں لیا جیسے جیسے اسکی کلام بلند ہونے لگی بد نصیبوں نے سنا نہیں نہ سنا۔ جس قدر اس بزرگ کے مبارک ہاتھوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی انہی ہاتھوں نے کمزوروں کو تقویت ہوتی گئی بلکہ دل کے مردہ زندہ ہوتے چلے گئے حیف تعصب اور حسد اس پاک روح پر افزا بند رہے گئے۔ خواہ گزشتہ بزرگان پر بھی حرف آ جائے کوئی پروانہ کی گئی یہ اس بزرگ کے اور یہ حرف لانیکی خاطر سب کچھ منظور کیا گیا۔ واہ واہ اے کامل بزرگ سختیوں و تکلیفوں اور گالیوں کو جس صبر سے تو نے سہا سوائے اوتار کسی اور کا تو حوصلہ نہیں ہو سکتا اور اسقدر ہمت نہ کی اور نہ کبھی رنج منایا اور نہ کوئی کسی کے حق میں بد دعا ہی کی نہ کیا تو یہ کیا کہ بھلائی ہی کی اپنے رب العالمین کے آگے نہایت درد بھری پکار سے فریاد کی کہ اے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پرگناہ ہوں تو میرے پر رحم کر اور ان لوگوں کو جو تیری تابعداری کی نافرمان ہو رہے ہیں ہدایت دے اور سیدھا راستہ پر چلا تاکہ یہ لوگ تیرے عذاب سے بچ جاویں بتلاؤ دوستو کہ سوا خدا کے نبیوں کے اور کسکا حوصلہ ہے کہ اپنے مخالفوں کے حق میں نیک دعائیں کرے۔ پیارے مہربانو اسواسطے آپ اس بزرگ سے متنفر ہوا اور اس واسطے آپ اس سے خفا ہوا اور رنجیدہ ہو کہ اس نے فرمایا کہ بت پرستی پیر پرستی قبر پرستی سورج پرستی آگ پرستی تثلیث پرستی خود پرستی کو چھوڑ کر ایک واحد خدا کی پرستش کرو کیا آپ اسواسطے اس بزرگ سے گریز کرتے ہو کہ اس نے فرمایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا کوئی باپ نہیں اسکا کوئی بیٹا نہیں روح اور عناصر اس کے ہی بنائے ہوئے ہیں وہی سب کا خالق ہے وہی سب کا مالک ہے۔ کیا مہربانو آپ اس واسطے انکی بات پر کان نہیں لگاتے کہ اس نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مار ڈالو اسی کے ساتھ جہاد کرو اور کوئی جہاد کرنے کرانیوالا نہیں انکا اے صاحبان کیا اسواسطے آپ اسکی کلام کو غور سے سننا نہیں چاہتے کہ جو کچھ اسکو رحیم کریم کی درگاہ سے حکم ہوتا ہے دنیا کو سناتا ہے تاکہ آپ لوگ اسپر عمل کرکے دو جہان کی

تمام نعمت سے مالا مال ہو جاؤ۔ اے دوستو یہ وہی بزرگ ہے یہ وہی امام ہے یہ وہی پاک روح ہے یہ وہی اوتار ہے جس کے منور دیدار کیواسطے اگلے بزرگوں نے بڑے بڑے تپ اور بندگیاں جنگلوں اور غاروں میں بیٹھ

[illegible]

رسید زر۔

۴ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ع۱۳۶۲ نذیر احمد صاحب عہ/
۵ - ″ ″ ع۳۴۷ صدرالدین صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۱۴۷ محمد اکبر صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۳۶۰ غلام محمد صاحب عہ/
۵ - ″ ″ ع۲۶۴ حیات محمد صاحب عہ/
۵ - ″ ″ ع۳۸۱ گلزار محمد صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۱۴۱۳ عبدالحمید صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۱۴۱۴ شمس الدین صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۳۰۶ محمد الدین صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۱۴۱۵ محمد صدیق صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۲۸۰ محمد الدین صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۶۴ نور احمد صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۷۶ محمود علی صاحب عہ/
۵ - ″ ″ ع۲۹۰ وزیر محمد صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۶۰ محمد اسماعیل صاحب سے/
۵ - ″ ″ ع۲۰۶ دولت علی صاحب عہ/
۶ - ″ ″ ع۵۴ مرزا امام حیدر صاحب عہ/
۶ - ″ ″ ع۲۰ محمد اسماعیل صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۳۲۵ مولوی چراغ دین صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۳۸ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۴۲۹ نبی بخش صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۳۶۵ ایس ایم یوسف صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۵۵ رحیم بخش صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۶۸ عبداللہ صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۶۵ محمد اکرم بیگ صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۰۷ میر محمد اسماعیل صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۲۴۹ مولوی کرم داد صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۲۴۵ محمد سعید صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۳۴۱ محمد حسین صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۴۲۲ حکیم امام الدین صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۳۶۰ زمان شاہ صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۲۸ مولوی عبدالحمید صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۴۲۳ گوہر علی صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۴۲۴ محمد موسیٰ صاحب سے/
۶ - ″ ″ ع۱۴۵۵ غلام محی الدین صاحب سے/

انخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید۔ معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔

ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

"تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق" ۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں ۔ منیجر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ ″					
⅛ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	¾	½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے ہی کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنہوں نے لندن اسٹریلیا افریقہ میں آنکہون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بہی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکہہ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں امید کرتا ہون کہ لوگ انسے فائدہ پہونچے۔

نور الدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں۔ تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا اللعہ روپیہ خشک دیے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہاں سے آوینگے ان کا کرایہ بہی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوے گا احمدی ہوں۔

۲۔ مجھے کاشتکاروں کی بہی ضرورت ہے ایک سکہا مثل ہل تک کیواسطے میں زمین دیسکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کار دی جاوے گی مکانات اور الات کسا ورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دوں گا۔ زمین تقریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہاں پیدا ہوتی ہے چیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے اس لئے زاید اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے۔ احمدی ہوں۔

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتہلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت اعلیٰ
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر تمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے کیونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اسلئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہیئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۲ر مجلد ۱۴ر
دُرِّ ثمین ۔۔ ۔۔	حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔	بے جلد ۴ر مجلد ۶ر
جنگ مقدس ۔۔ ۔۔	حضرت مسیح موعودؑ و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔۔	۷ر
الوصیۃ ۔۔ ۔۔	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطف پیرایہ میں دیا ہے ۔	۲ر
سناتن دھرم پارہ قرآن	ضمیمہ نسیم دعوت تین پارے ہیں	۔ر فی پارہ ۔ر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں ۔ مدلل جواب دیا ہے	۸ر
سر الشہادتین ۔۔ ۔۔	سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔	۱ر
الموعظۃ الحسنہ ۔۔ ۔۔	سورۃ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۔۲
اعلام الناس حصہ دوم ۔۔	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید ۔	۳ر
ضیاء الناس عن وسواس الخناس	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا ۔	۱ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱و۲ و سواء السبیل حصہ اول	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد دجال ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳ر
کشف الالتباس مصنفہ مولانا احسن صاحب	مولوی محمد بشیر کے فتوے در بارہ تاخیر وقت افطار صحیحہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۰ر
قطعہ دب کل شیء خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے	۔ر
نورالدین از علامۃ دوران حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب	۰۸ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں انکا منظوم ترجمہ اردو پنجابی [illegible] میں طرز سے	
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۱۲ر
جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۔ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم ۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے ۔ وفات مسیح ۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے دجال یاجوج ماجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر
کاسن احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۔ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
رؤیا صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔	۴ر
سراج الحق حصہ اول و دوم تا پنجم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رد سے ۔	۱۰ر
السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۔	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی ۔۔ ۔۔	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱ر
کاسن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے	پنجابی نظم	۔ر
نظم مستورات	پنجابی نظم ۔	۔ر
الہدایۃ المستفیدہ	مصر میں وہابیہ اور احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۰۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔